سوال

(480)تیسری رکعت میں ملنے والا مقتدی اپنی پہلی دو رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملائے یا نہ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کوئی شخص اگر چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ تشہد کے بعد آخری دو رکعات پائے، تو ان دو فوت شدہ رکعتوں میں اُسے سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت پڑھنی چاہیے یا صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا کافی ہے۔ کیونکہ اس مسئلے میں بعض حضرات سورۃ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت پڑھنا ضروری کہتے ہیں۔ مگر ہمارے بعض لوگ صرف سورۃ فاتحہ کافی سمجھتے ہیں۔ براہِ کرم قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''صحیح بخاری رحمہ اللہ وغیرہ میں حدیث ہے، کہ ''جتنی نماز امام کے ساتھ پاؤ پڑھو اور جتنی فوت ہو جائے پوری کرو۔'' صحیح البخاری، بابُ قَولِ الرَّجلِ: فَاتَتنَا الصَّلَاةُ، رقم:٦٣٥

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسبوق (مقتدی) امام کے سلام پھیرنے کے بعد جتنی نماز پڑھتا ہے، وہ اس کی باقی ماندہ نماز ہے اور جو امام کے ساتھ پڑھی ہے وہ اس کی پہلی نماز ہے کیونکہ اس حدیث میں فوت شدہ کی بابت ''مکمل کرنے'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی آخر سے پورا کرنے کے ہیں اور آخر سے پورا کرنا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو نماز امام کی فراغت کے بعد پڑھے وہ اس کی آخری ہو۔ اور بعض روایتوں میں ''اتمام'' (مکمل کرنا) کی جگہ ''قضا'' کا لفظ آیا ہے، تو یہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ قضا کے معنی پورا کرنے کے بھی آئے ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں ہے۔

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلوٰةُ فَانتَشِرُوا فِي الأَرضِ ... سورة الجمعة ١٠

یعنی ''جب نماز پوری ہو جائے، تو پھر روزی کی تلاش میں پھیل جاؤ۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ان دو لفظوں کے مطابق جمہور کا عمل ہے۔ انہوں نے کہا:

'إن ما ادرک المأموم ہو اول صلاتہ إلا انہ یقضی مثل الذی فاتہ من قراءة السورة مع امّ القرآن فی الرباعیة لکن لم یستحبوا بہ إعادة الجہر فی الرکعتین الباقیتین وکان الحجة فیہ قولہ ما ادرکت مع الإمام فہو اول صلاتک واقض ما سبقک بہ من القرآن۔ اخرجہ البیہقی وعن إسحق والمزنی لایقرا الاام القرآن فقط وہو القیاس' فتح الباری: ٢ ١١٩

اس سے معلوم ہوا کہ جمہور کا مسلک یہ ہے، کہ مقتدی جو دو رکعتیں بعد میں پڑھے، ان میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے۔ ان کا استدلال اس حدیث سے ہے، کہ مأموم نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ پائے، وہ اس کی پہلی نماز ہے، اور جو چیز قرآن سے فوت ہو جائے اس کی قضاء دے۔ تاہم اس میں جہری قرأت نہیں۔ ہاں البتہ اسحاق اور مزنی کا خیال ہے، کہ صرف ''فاتحہ'' پڑھے۔ قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ لیکن بالا دلیل کی رُو سے ترجیح پہلے مسلک کو ہے اور دوسرے کا صرف جواز ہے۔ کیونکہ ''فاتحہ'' کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

'وَاِن لَم تَزِد عَلٰی اُمِّ القُراٰنِ اَجزَت...الخ' مرعاۃ المصابیح: ۱/ ۵۸۷

''اگر تو فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورۃ ملائے تو کفایت کر جائے گی''۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 408

محدث فتویٰ